السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تحیۃ المسجد کے بارے میں ہماری کافی گفتگو ہوئی ہے کچھ لوگوں کو کہنا تھا کہ ممنوع اوقات مثلاً طلوع وغروب آفتاب کے وقت اسے نہیں پڑھنا چاہیئے جب کہ کچھ لوگوں کا کہنا یہ تھا کہ یہ نماز ان نمازوں میں سے ہے جنہیں مخصوص اسباب کی وجہ سے ادا کیا جاتا ہے لہذا اسے ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے خواہ سورج کا آدھا حصہ غروب ہوگیا ہو اور آدھا باقی ہو تو اس وقت بھی ادا کیا جاسکتا ہے، امید ہے آپ اس مسئلہ کے بارے میں تفصیل کے ساتھ رہنمائی فرمائیں گے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں اگرچہ اہل علم کا اختلاف ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ تحیۃ المسجد ہر وقت حتی کہ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد بھی جائز ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد گرامی کے عموم کا یہی تقاضا ہے کہ ''تم میں سے کوئی جب بھی مسجد میں آئے تو وہ دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔'' (متفق علیہ)

علاوہ ازیں یہ نماز ان مخصوص اسباب والی نمازوں میں سے ہے جنہیں ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے مثلاً نماز طواف اور نماز کسوف وغیرہ جنہیں فوت شدہ فرض نمازوں کی طرح ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے۔ نماز طواف کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ''اے بنی عبد مناف! کسی کو بھی منع نہ کرو کہ وہ رات یا دن کی جس گھڑی میں بھی چاہے اس گھر (بیت اللہ) کا طواف کرے اور نماز پڑھے۔''

اس حدیث کو امام احمد اور اصحاب سنن نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اسی طرح نماز کسوف کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''سورج اور چاند اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے انہیں گرہن نہیں لگتا لہذا جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو حتی کہ گرہن ختم ہوجائے۔'' (متفق علیہ)

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جو شخص نماز سے سوجائے یا اسے بھول جائے تو اسے چاہیئے کہ اسی وقت پڑھ لے جب اسے یاد آئے، بس اس کا یہی کفارہ ہے۔'' ان احادیث کے عموم کا تقاضا ہے کہ ان نمازوں کو ممانعت وغیرہ کے تمام اوقات میں بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول کو پسند فرمایا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص225

محدث فتویٰ